Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۳۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۵ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ، ۲۸ احسان ۱۳۵۱ ہش، ۲۸ جون ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۴۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب بندہ سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ بھی اس پر رجوع برحمت ہوتا ہے

تب اسکے گذشتہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں پھر نئے سرے سے حساب چلتا ہے

"جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا بھی اقرار کرے لیکن پھر بھی جب اُسے موقع ملتا ہے تو اپنے اُس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اُس کی طرف آتا ہے تو وہ اُس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور رجوع برحمت فرماتا ہے، اپنا فضل اُس پر نازل کرتا ہے اور اُس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے اس لئے تم بھی اب وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔

نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بیخوف اور نڈر ہو جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوگا یا ناراض۔ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اسلئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں یہ کچھ نہیں۔

نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اُس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اُسکی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدّنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۷، ۲۴۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کیلئے والتزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۲۷ احسان۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

---

۱۱ جون بروز اتوار خاکسار کی ماموں زاد بہن عزیزہ عفت رحمٰن بنت محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلولپوری کا نکاح حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے عزیزم ملک نسیم احمد خاں صاحب ابن ملک محمود احمد خاں صاحب ریلوے انجینئر لاہور کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچہزار روپیہ مہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بہر طور بابرکت فرمائے۔

(خاکسار صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائداد)

عزیزم مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب لمبے عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں (نذیر احمد جلپانہ آف میانوالی)

اس سال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۵؍ جولائی تا ۱۲؍ جولائی مقامی طور پر اور ۲۲؍ جولائی سے ۱۴؍ اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

۸۰ فی صد وصولی ہونی چاہیئے!

وہ مبارک تحریک جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے فرمائی ہے اور جسے ابھی دو سال کا عرصہ بھی نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہے۔ وہ احباب جو روزنامہ الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں انہوں نے اس تحریک کے نیک اثرات کی جھلک دیکھ لی ہے۔ آئیے ہم سب مل کر اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھائیں اور اپنے وعدوں کو اوّل تو سو فیصد ورنہ کم از کم اسی فی صد تک فوراً پورا کریں۔ تاکہ غلبۂ اسلام کی یہ مہم تیز سے تیز تر ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ احسان ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان اور اعمالِ صالحہ کا باہمی تعلق اور اسکی اہمیت

گزشتہ شمارہ میں ہم واضح کر چکے ہیں کہ محض زبان سے ایمان لانے کا دعویٰ کرنا اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا تاوقتیکہ عمل سے اس کی تصدیق نہ ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر قسم کے اجر و ثواب اور انعام و اکرام کو محض ایمان کے زبانی اقرار کے ساتھ نہیں بلکہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشروط کیا ہے بلکہ حق یہ ہے ایسے ایمان کو جس کے نتیجہ میں انسان کو اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق نہ ملے سرے سے ایمان تسلیم ہی نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان لانے اور اس کے نتیجہ میں پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجالانے والوں کو جن عظیم الشان انعاموں کی بشارت سے نوازا ہے ان میں سے ایک انعام جس کا اللہ تعالےٰ نے بار بار اور بہ تکرار مختلف پیرائے میں ذکر کیا ہے یہ ہے :-

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (البقرہ آیت ۲۶)

اور (اے رسول!) تو اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں خوشخبری دے کہ ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

یہ ایک نہایت عظیم الشان بشارت ہے جو ایمان لانے اور اس ایمان کے زیر اثر اعمال صالحہ بجالانے والوں کو دی گئی ہے۔ اس میں شک نہیں اس کی رُو سے اعمالِ صالحہ بجالانیوالے مومنوں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اگلے جہان میں وہ جنت اور اُس کی نعماء سے متمتع ہوں گے اور جیساکہ بعض دوسری آیات میں ذکر ہے انہیں وہاں ہر وہ نعمت ملے گی جس کی وہ خواہش کرینگے لیکن جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت اور اسی مضمون کی دوسری آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے جنت کی عظیم الشان بشارت کے علاوہ ایک نہایت ہی لطیف تمثیل کے ذریعہ ایمان اور اعمال صالحہ کے باہمی تعلق اور اس تعلق کی بے اندازہ اہمیت کو ذہن نشین کرایا ہے اور بتایا ہے کہ اعمال صالحہ کے بغیر ایمان پھل پھول ہی نہیں سکتا۔ ایسا ایمان جس کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں مُرجھا کر ختم ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے کہ اس آیت کے پہلے حصہ میں ایمان اور اعمالِ صالحہ کا ذکر ہے اور دُوسرے حصہ میں ان کے بالمقابل دو چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے، ایک جنّت یعنی باغ کا اور دُوسرے نہروں کا۔ ایمان کے بالمقابل جنت ہے جس کی رو سے ایمان کو ایک باغ سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اسی طرح اعمال صالحہ فی الاصل نہروں کی مانند ہیں یعنی جس طرح باغ کی سرسبزی اور شادابی کا دارومدار سیراب کرنے والی نہروں پر ہوتا ہے بالکل اسی طرح ایمان کی تر و تازگی اور اس کی ترقی اعمال صالحہ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ ایمان کے حق میں اعمال صالحہ وہی کام کرتے ہیں جو باغ کے حق میں نہریں کرتی ہیں۔ اگر باغ لگانے کے بعد نہروں کے ذریعہ اس کی مستقل سیرابی کا انتظام نہ کیا جائے تو وہ مُرجھا کر خشک اور ویران ہو جاتا ہے اسی طرح ایمان لانے کے بعد اگر اعمال صالحہ کے ذریعہ اس کی نشوونما کا اہتمام نہ کیا جائے تو ایمان بھی مُرجھا کر ضائع ہو جاتا ہے اور ایسا آدمی ایمان کے طیب و شیریں ثمرات سے محروم و بے نصیب رہتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اس نہایت ہی لطیف قرآنی تمثیل اور اس کے نہایت گہرے معانی و مطالب کو بہت ہی مسحور کُن انداز میں واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ایک مقام پر قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ جنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ اس آیت میں ایمان اور اعمال صالحہ کے مقابل پر رکھا ہے جنّات اور انہار کو یعنی ایمان کا نتیجہ تو جنّت ہے اور اعمالِ صالحہ کا نتیجہ انہار ہیں۔ پس جس طرح باغ بغیر نہر اور پانی کے جلدی برباد ہو جانے والی چیز ہے اور دیرپا نہیں اسی طرح ایمان بے عمل صالح بھی کسی کام کا نہیں۔ پھر ایک دوسری جگہ پر ایمان کو اشجار (درختوں) سے تشبیہہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ایمان جس کی طرف مسلمانوں کو بُلایا جاتا ہے وہ اشجار ہیں اور اعمال صالحہ ان اشجار کی آبپاشی کرتے ہیں۔

غرض اس معاملہ میں جتنا جتنا تدبّر کیا جاوے اُسی قدر معارف سمجھ میں آویں گے۔ جس طرح سے ایک کسان کاشتکار کے واسطے ضروری ہے کہ وہ تخم ریزی کرے اسی طرح روحانی منازل کے کاشتکار کے واسطے ایمان جو کہ رُوحانیت کی تخم ریزی ہے ضروری اور لازمی ہے۔ اور پھر جس طرح کاشتکار کھیت یا باغ وغیرہ کی آبپاشی کرتا ہے اسی طرح سے رُوحانی باغ ایمان کی آبپاشی کے واسطے اعمال صالحہ کی ضرورت ہے" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۹۵)

اس لطیف تمثیل کے ذریعہ ایمان اور اعمال صالحہ کے باہمی تعلق اور اس تعلق کی بے اندازہ اہمیت کو واضح کرنے کے بعد اعمال صالحہ کو مجاہدہ کے رنگ میں بجالانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ایسا ہی بیکار ہے جیساکہ ایک عمدہ باغ بغیر نہر یا دوسرے ذریعہ آبپاشی کے نکمّا ہے۔ درخت خواہ کیسے ہی عمدہ قسم کے ہوں اور اعلیٰ قسم کے پھل لانے والے ہوں مگر جب مالک آبپاشی کی طرف سے لاپروائی کرے گا تو اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ سب جانتے ہیں۔ یہی حال رُوحانی زندگی میں شجر ایمان کا ہے۔ ایمان ایک درخت ہے جس کے واسطے انسان کے اعمال صالحہ رُوحانی رنگ میں اُس کی آبپاشی کے واسطے نہریں بن کر آبپاشی کا کام کرتے ہیں۔ پھر جس طرح ایک کاشتکار کو تخم ریزی اور آبپاشی کے علاوہ بھی محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے روحانی فیوض و برکات کے ثمرات حسنہ کے حصول کے واسطے بھی مجاہدات لازمی اور ضروری رکھے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۹۵-۲۹۶)

الغرض ایمان جو اعمال صالحہ پر منتج نہ ہو محض بے کار ہے۔ ایسا ایمان کبھی سرسبز و شاداب اور بارآور نہیں ہو سکتا۔ اُس کا ایسے باغ کی طرح جس کی آبپاشی اور سیرابی کا انتظام نہ ہو مُرجھا کر خشک اور ویران ہونا ایک یقینی امر ہے۔ فلاح اُلٰہی کو ملتی ہے جو اعمال صالحہ کے پانی سے اپنے ایمان کو سیراب کرنے اور اسے سدا تر و تازہ رکھنے کی فکر رکھتے ہیں اور جو اسکی فکر نہیں رکھتے وہ محروم و بے نصیب رہتے ہیں۔

محترم عبدالرحمٰن خانصاحب بنگالی مرحوم کی یاد میں

عبدالرحمٰن خان از بنگال
مُتقّی، پارسا، خجستہ خصال

پاک طینت و نیک فطرت تھا
خوش نہاد و بلند قسمت تھا

مئے عشقِ نبیؐ سے تھا مخمور
موردِ لطف و فضلِ ربِّ غفور

تھا وفادارِ مہدیٔ مسعودؑ
اور فدائے مصلحِ موعودؓ

تھا خلافت پہ جان و دل سے نثار
درحقیقت وہ تھا فرشتہ شعار

مہر و لطف و خلوص کا پیکر
سادگی کا مجسمہ یکسر

علم کے طالبوں کے حق میں شفیق
تھا غریبوں کا وہ ظہیر و رفیق

خوشدل و خوش مزاج و خوش کردار
خوش عمل، خوش نگار و خوش گفتار

خادمِ دین و مردِ مومن تھا
مثل آئینہ صاف باطن تھا

گرچہ باغِ جہاں کو چھوڑ گیا
نیکیوں کی مثال چھوڑ گیا

اے خدائے جہاں بحقِ رسولؐ
اُس پہ ہو تیری رحمتوں کا نزول

قبر اس کی تو نُور سے بھر دے
صبر و تسکین ہمیں عطا کر دے

(سید عزیز احمد عاجز عظیم آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک بڑی نیکی ہے

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

صلہ رحمی سے مراد رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا۔ ان کی خاطر و مدارات کرنا ان کے حقوق کو احسن رنگ میں ادا کرنا۔ ان کی عزت و احترام کرنا اور معاشرتی طور پہ خوشگوار تعلقات ان سے قائم رکھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے اور صلہ رحمی کے فریضہ کو انجام دینے والوں کو خدا تعالیٰ نے اولوالالباب عقلمند اور صاحب فطانت قرار دیا ہے۔

سورہ رعد میں اللہ تعالیٰ نے اولوالالباب جن کو قرار دیا ہے ان میں رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات رکھنے والوں کو اور ان تعلقات کو مضبوط بنانے والوں کو شامل فرمایا ہے چنانچہ فرمان الٰہی ہے

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ يُّوْصَلَ

(رعد)

کہ عقل والے وہ لوگ ہیں جو ان تعلقات کو جوڑ کر رکھنے کا خیال رکھتے ہیں جنہیں جوڑ کر رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی صلہ رحمی کرتے ہیں اور اس فریضہ کو بجا لانے میں پوری سعی کرتے ہیں۔ یہی لوگ صحیح عقل اور مغز کے مالک ہیں۔

اور وہ لوگ جو ان تعلقات کو قطع کرتے ہیں جن تعلقات کے استوار کرنے اور جوڑنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی صلہ رحمی کا فریضہ ادا نہیں کرتے۔ رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک نہیں کرتے۔ اس بارے میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ اور قطع تعلق کے طریق پر گامزن ہو کر رشتہ داروں سے بے پرواہی کا معاملہ کرتے ہیں یہ لوگ فساد فی الارض کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا انجام بُرا اور ذلت و خواری ان کا مقدر ہے فرمان الٰہی ہے وَيَقْطَعُوْنَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ (رعد)

رشتہ داروں کے تعلقات کو باہمی طور پر استوار اور خوشگوار رکھنے کو اللہ تعالیٰ نے خاص اہمیت دی ہے کیونکہ خاندانوں سے معاشرہ کی بنیاد پڑتی ہے اور پھر اس سے بڑھ کر قوم و ملت بنتی ہے۔ ابتداء سے ہی اگر خاندانوں میں جو باہمی رشتہ داریوں سے بنتے ہیں تعلقات اچھے رہیں ایک دوسرے کی ترقی ایک دوسرے کی بہتری ایک دوسرے کی امداد کا سلسلہ جاری رکھا جائے تو خاندان مضبوط ہوتے ہیں۔ باہمی محبت و پیار اور الفت و مودت کے قیام سے کنبہ در رشتہ دار علمی۔ ذہنی اور مادی طور پر ترقی کر جاتے ہیں۔ رشتہ داروں میں حقیقی مواسات سے دینی حالت بھی بہتر ہو جاتی ہے اور قوم و ملت کے لئے یہ تعلقات مضبوطی کا باعث ہوتے ہیں اس اہمیت کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمی رشتوں کے بارہ میں تقویٰ سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا (النساء)

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے ذریعہ سے تم آپس میں ملتے ہو اور خصوصاً رشتہ داروں کے معاملہ میں تقویٰ سے کام لو۔ اللہ یقیناً تم پر نگران ہے۔ (النساء)

امیر اور صاحب حیثیت اور جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے وسعت دی گئی ہے ان کا یہ فرض ہے کہ وہ غریب رشتہ داروں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اور اپنی وسعت سے انہیں کشادگی مہیا کریں۔ اپنی دولت سے انہیں فقر و افلاس، تنگی اور محتاجی سے نجات دیں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُّؤْتُوْٓا أُولِي الْقُرْبٰى (النور)

اور تم میں سے وہ جو مالدار ہیں اور صاحب حیثیت ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ رشتہ داروں کی امداد کریں اور ہرگز ہرگز اس بارہ میں کوتاہی نہ کریں۔ اس آیت کی شان نزول اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اگر رشتہ داروں سے کوئی کوتاہی اور غلطی اور کمزوری بھی سرزد ہو جائے تو بھی متمول اور صاحب وسعت و حیثیت رشتہ داروں کا فرض ہے کہ وہ صلہ رحمی کے جذبہ سے ان کی امداد میں کوتاہی سے کام نہ لیں صلہ رحمی سے تعلق رکھنے والے حقوق کی ادائیگی کے متعلق صرف ترغیب و ترہیب سے ہی کام نہیں لیا گیا بلکہ اس بارہ میں واضح طور پر یہ حکم دیا ہے کہ رشتہ داروں کو ان کا حق ادا کرو۔ فرمایا۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (بنی اسرائیل) اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو۔ اس مختصر جملہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی حقیقت کو بیان فرمایا ہے اور امیر رشتہ داروں اور دولتمند اقرباء و اعزا کو توجہ دلائی ہے کہ تمہارے اموال اور تمہاری دولت میں تمہارے غریب اور نادار محتاج بھائیوں اور تنگدست رشتہ داروں کا بھی حق ہے۔ یہ ان پر خیرات نہیں کہ کسی وقت مرضی ہوئی تو کچھ دے دیا ورنہ نہ دیا بلکہ یہ حق ہے جس کی ادائیگی ضروری اور واجبی ہے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک خاص اور محبوب عادت تھی اور آپ کی پاکیزہ سیرت کا نمایاں حصہ یہ بات تھی کہ آپ صلہ رحمی کے واجبات خصوصی طور پر ادا فرماتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ کی مشہور روایت ہے کہ جب حضور پر نورؐ غارِ حرا سے فرمانِ الٰہی اور پیغام خداوندی سن کر گھر واپس تشریف لائے اور بشریت کے تقاضے سے اتنی بڑی ذمہ داری سے آپ پریشان ہوئے تو حضرت خدیجہؓ نے سارا ماجرا سن کر فرمایا۔ حضور خدا تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا۔ وہ آپ کو کیسے چھوڑ سکتا ہے آپ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں اعلےٰ صفات آپ میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے

انک لتصل الرحم

کہ حضور دنیا نے صلہ رحمی کو نظر انداز کر رکھا ہے اس کے متعلق حقوق کو ادا نہیں کیا جا رہا آپ تو ایسے ماحول میں صلہ رحمی کے فریضہ کو احسن طور پر انجام دینے والے ہیں پھر آپ کو خدا کیسے نظر انداز کر سکتا ہے آپ یقیناً منصور و مظفر ہوں گے۔ تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صلہ رحمی ایک اعلےٰ درجہ کا خُلق ہے رشتہ داروں سے حسن سلوک۔ ان کی امداد ان کی خاطر و مدارات ان کی دلجوئی خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور اس کی نصرت حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ روایت ہے کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کو رواج دو اور ضرورتمند کو کھانا کھلاؤ و صِلُوا الْأَرْحَامَ اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو" (ترمذی)

حدیث میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا حضور مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس کی بجا آوری سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز پڑھو زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو" پھر حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے ایسے رشتہ دار ہیں کہ اگر میں ان سے صلہ رحمی کروں اور بنا کر رکھوں تو وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں اگر حسن سلوک کروں تو بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور اگر میں ان کے حق میں بردباری سے کام لوں تو وہ میرے خلاف اشتعال انگیزی کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا جیسا تم نے کہا ہے اگر تم ایسے ہی ہو تو تم ان کے مونہہ میں مٹی ڈال رہے ہو اور جب تک تم اس حالت میں رہتے ہو اللہ تعالیٰ ان کے خلاف تمہاری مدد کرتا رہے گا۔ (مسلم)

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ روایت آئی ہے کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں۔ رحم کو میں نے پیدا کیا اور اس کا نام میں نے اپنے نام رحمٰن سے مشتق کیا ہے پس جس نے صلہ رحمی کی میں بھی اس کے ساتھ تعلق استوار کروں گا۔ اور جس نے قطع رحمی کی میں اس سے قطع تعلق کر لوں گا۔"

ایک اور حدیث میں بیان ہوا ہے کہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے رزق میں فراخی کی صورت اللہ تعالیٰ پیدا کرے اور اس کی زندگی دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے جو صلہ رحمی کے متعلق احکام دیئے ان کی تعمیل میں صلہ رحمی کا خیال رکھنا۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا کس قدر ضروری ہے اس بات سے ظاہر ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے متعلق جو اس فریضہ سے غافل اور ذمہ داری سے کوتاہی کرتا ہے اور صلہ رحمی نہیں کرتا فرمایا

لا یدخل الجنۃ قاطع رحم

قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (ابوداؤد) العیاذ باللہ۔ کون مومن یہ پسند کرے گا کہ اس کی برکت۔ اس کے رزق کی فراخی، اس کی عزت اس کی درازی عمر کے لئے ایک اکسیر نسخہ خدا تعالیٰ تجویز کرے اور وہ اس کی استطاعت میں بھی ہو لیکن وہ اسے استعمال نہ کرے۔ اور اپنی بدبختی پر مہر لگا کر جنت سے دھکیلا جائے اور جہنم میں داخل ہو جائے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس نیک عمل، اعلیٰ خُلق اور اچھی صفت سے متصف کرے۔ اور صلہ رحمی کے واجبی حقوق کی ادائیگی کی توفیق دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی اپنے مطاع و مرشد حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں بہت بابرکت اسوہ تھا اپنے مخالف و معاند رشتہ داروں کے ساتھ آپ نے ہر موقعہ پر (باقی صـ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ میں گیمبیا کے ہائی کمشنر صاحب سے جماعت احمدیہ کے ایک وفد کی ملاقات

قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

محترم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے نائب امام مسجد فضل لندن

گیمبیا مغربی افریقہ کے ترقی پذیر ممالک میں شامل ہے۔ جماعتی حلقوں میں یہ ملک اس وجہ سے خاص طور پر معروف ہے کہ گیمبیا وہ پہلا ملک ہے جس کے سربراہ مملکت کو (جو اب ریٹائر ہو چکے ہیں) احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور ان کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ایک نئی صورت میں پورا ہوا کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے"

علاوہ ازیں اس ملک کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اس کی سرزمین کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ برحق ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دورہ مغربی افریقہ کے دوران گیمبیا بھی تشریف لے گئے اور بعد ازاں آپ نے ذکر فرمایا کہ گیمبیا میں قیام کے دوران ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں نصرت جہاں سکیم کا بنیادی پروگرام ڈالا۔ چنانچہ اب یہ سکیم اپنے تیسرے سال میں ہے اور مغربی افریقہ کے دیگر ممالک کے علاوہ گیمبیا میں بھی اس سکیم کے ماتحت مختلف طبی مراکز اور تعلیمی ادارے قائم ہو چکے ہیں جو نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی سے باشندگان گیمبیا کی خدمت میں مصروف ہیں۔

گیمبیا سے اسی تعلق اور دلچسپی کے اظہار کے لئے مناسب خیال کیا گیا کہ برطانیہ میں گیمبیا کے ہائی کمشنر صاحب سے ملاقات کی جائے۔ چنانچہ مورخہ ۱۵ر جون کو محترم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کی سرکردگی میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے ایک وفد نے برطانیہ میں گیمبیا کے ہائی کمشنر صاحب ہز ایکسیلنسی مسٹر بوکر عثمان سیمیگا جانح صاحب (H.E. BOCAR OUSMAN SEMEGA JANNEH M.B.E) سے ملاقات کی۔ وفد میں آپ کے علاوہ مکرم عبد العزیز دین صاحب، مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی اور خاکسار عطاء المجیب راشد شامل تھے۔ ہائی کمشنر صاحب موصوف نے وفد کا گرمجوشی سے استقبال کیا اور قریباً پون گھنٹہ تک بڑے ہی بے تکلفانہ انداز میں بات چیت ہوتی رہی۔ آپ نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ سے بخوبی واقف ہیں اور چند سال قبل جب کہ گیمبیا کے دار الحکومت باتھرسٹ کے میئر تھے وہاں پر جماعت احمدیہ کے خلاف ایک شورش پیدا کی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کے کام میں روک پیدا کی جائے آپ نے بتایا کہ اس شورش کی مخالفت میں جو لوگ پیش پیش تھے انہیں وہ خود جانتے تھے اور آپ نے اس موقع پر بڑی دلیری سے یہ کہا تھا کہ جماعت احمدیہ جیسی پُرامن اور خادم خلق جماعت پر کسی قسم کی پابندی ہرگز مناسب نہیں ہے۔ محترم امام صاحب نے آپ کو جماعت احمدیہ کی مساعی سے آگاہ کیا اور خاص طور پر نصرت جہاں سکیم کا ذکر کیا جس کے ماتحت گیمبیا میں متعدد سکول اور ہسپتال قائم ہو چکے ہیں۔ محترم امام صاحب نے اس موقع پر محترم جناب ہائی کمشنر صاحب موصوف کی خدمت میں قرآن مجید اور لندن مشن کی مطبوعات کا ایک سیٹ پیش کیا جو آپ نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔ اور بتایا کہ وہ اس سے قبل بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ متعدد کتب کا مطالعہ کر چکے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مورخہ ۲۳ جون کو لندن مشن میں کھانے کی ایک دعوت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ گیمبیا کے ہائی کمشنر صاحب نے بھی اس دعوت میں تشریف لانا منظور فرما لیا ہے۔ بعض دیگر ممالک کے سفراء اور معزز مہمان بھی اس میں شرکت فرما رہے ہیں۔

درخواست دعا

میری بچی ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور میری پریشانی دور فرمائے۔ (غلام احمد صابر سپرنٹنڈنٹ محکمہ الہیات ربوہ)

جنگی قیدیوں کے متعلق اسلامی نظریہ

اور

غیر مذاہب

مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل ربوہ

قرآن کریم میں جنگی قیدیوں کے متعلق ارشاد ہے:

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا۔

(سورۃ محمدؐ ۴۷)

یعنی اے مسلمانو۔ جب تم کافروں سے میدان جنگ میں ملو۔ تو گردنیں اڑاؤ یہاں تک کہ جب تم ان کا خون بہا لو تو خوب مشکیں کسو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان کر کے یا تاوان جنگ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو جائے۔

اس آیت میں اس بات کی صراحت ہے کہ جنگی قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے بلکہ یا تو انہیں بطور احسان چھوڑ دیا جائے اور یا ان سے فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے بہرحال جنگ کے اختتام کے بعد ان کی قید کو لمبا نہ کیا جائے۔

احادیث اور تاریخ سے یہ امر بھی ثابت ہے کہ دوران قید بھی جنگی قیدیوں کے ساتھ اسلام نے حسن سلوک کا حکم دیا ہے خود غیر مسلم قیدیوں کی روایت ہے کہ مسلمان ہمیں اچھا کھانا دیتے تھے اور خود معمولی خوراک پر گذارہ کرتے تھے ہمیں اونٹوں پر سوار کرتے تھے اور خود پیدل چلتے تھے اور دشمن کے ساتھ عدل و انصاف کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ۔

کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے متعلق عدل و انصاف کے رستہ سے ہٹ جاؤ بلکہ تمہیں چاہئے کہ ہر حال میں دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کا سلوک کرو کہ یہی تقویٰ کا تقاضا ہے۔

مسلم میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی کوئی پارٹی جہاد کے لئے روانہ فرماتے تو امیر کو نصیحت فرماتے تھے کہ اللہ کا نام لے کر خدا کے رستہ میں نکلو اور کبھی خیانت نہ کرو۔ نہ کبھی دشمن سے بدعہدی کرو اور نہ قدیم وحشیانہ طریق کے مطابق دشمن کے مقتولوں کے اعضاء وغیرہ کاٹو۔ اس قبیح رسم کو عرب لوگ مُثلہ کرنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب ظالمانہ طریقوں کو سختی کے ساتھ روک دیا اس طرح ایک اعلیٰ ضابطہ اخلاق کی بنیاد قائم کر دی۔ اور فرماتے تھے کہ کسی بچے یا عورت کو قتل نہ کیا جائے (مسلم مؤطا امام مالک)۔

تاریخ شاہد ہے کہ تمام اسلامی جنگوں میں اس کے مطابق عمل ہوتا رہا۔ جنگ حنین میں چھ ہزار قیدیوں کو چھوڑ دیا گیا مگر اس زمانہ کی بداخلاقی ملاحظہ ہو کہ ایک لاکھ کے قریب پاکستانی حکومت ہند نے قید کر رکھے ہیں۔ اور نامعقول عذرات پیش کر کے اُن کی قید کے عرصہ کو بڑھایا جا رہا ہے۔ ونعم ما قیل

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

قرار داد تعزیت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اساتذہ اور طلبہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ قرارداد منظور کی گئی۔

"تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اساتذہ اور طلبہ کا یہ اجلاس مکرم محمد اسلم صاحب منگلا لیکچرار ٹی۔ آئی کالج ربوہ کے والد محترم مکرم حاجی رائے صالح محمد صاحب منگلا کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اپنے رفیق کار کے ساتھ اس صدمہ میں برابر کا شریک ہے۔ مرحوم مخلص احمدی تھے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم اس غم میں برابر کے شریک
اساتذہ و طلبہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ"

72
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۲)

مسل نمبر ۲۰۸۵۲

میں فاطمہ سلطانہ زوجہ ملک احمد صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند ... ۵۰۰ روپے
نقد ... ۲۰۰ روپے
سیونگ مشین پراؤ ... ۳۰۰ روپے
کل میزان ... ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فاطمہ سلطانہ زوجہ ملک احمد مکان نمبر ۴۹/۱۲ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد۔ ملک احمد بقلم خود وصیت نمبر ۲۷۵۴ مکان نمبر ۴۹/۱۲ محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ
گواہ شد: طاہر احمد بقلم خود مکان ۴۹/۱۲ محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۵۳

میں محمودہ ثروت بیوہ محمد سلیم صدیقی صاحب قوم قریشی ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

(۱) طلائی چوڑیاں تین عدد وزنی ۲ تولے
(۲) طلائی پن تین عدد ۲ تولے
(۳) طلائی انگوٹھی ایک ۱ تولہ
میزان ۵ تولے
قیمت اندازاً ۹۷۵ روپے
۴۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: محمودہ ثروت بقلم خود

گواہ شد: حکیم مرغوب اللہ جبلی سیکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔
گواہ شد: تسلیم احمد صدیقی ولد محمد سلیم صدیقی مرحوم گلی نمبر ۴ محلہ مسلم گنج شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۵۴

میں سردار بی بی زوجہ محمد سلطان صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ زرعی اراضی ۳ ۱/۵ کنال قیمت اندازاً ۱۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر مبلغ -/۳۲۱ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: سردار بی بی
گواہ شد: مولوی محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھوکھر غربی۔ گجرات۔
گواہ شد: بشیر احمد ولد محمد سلطان ملک ساکن کھوکھر غربی گجرات۔

مسل نمبر ۲۰۸۵۵

میں سردار احمد ولد ملک بشیر محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن گھوگھیاٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

زرعی زمین ۴ ۱/۲ ایکڑ قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: سردار احمد بقلم خود ولد بشیر محمد صاحب
گواہ شد: قریشی عبد الرحمن صدر جماعت احمدیہ سکھر
گواہ شد: محمد حسین بقلم خود۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر۔

مسل نمبر ۲۰۸۵۷

میں مبارک احمد نجیب شاہد ولد محمد خان صاحب شہید۔ قوم راجپوت پیشہ وقف زندگی عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مبارک احمد نجیب شاہد معرفت جامعۃ المبشرین ربوہ
گواہ شد: ابوالعطاء جالندھری۔
گواہ شد: حکیم حفیظ الرحمن سنوری۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۸۵۸

میں جنت بی بی زوجہ چوہدری اکبر علی مرحوم قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جلیرانوالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

حق مہر ۲۲ روپے وصول شدہ
نقد -/۲۰۰ روپے
اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: جنت بی بی۔
گواہ شد: صوبیدار عنایت علی ولد چوہدری کرم دین صاحب قوم گجر سکنہ کھاریاں۔
گواہ شد: بشیر احمد ولد اکبر علی مرحوم قوم گجر سکنہ جلیرانوالہ۔ ضلع گجرات

صلہ رحمی۔ بقیہ صفحہ ۳

حسن سلوک فرمایا اور ان کی امداد سے کبھی دریغ نہ کیا۔ ان کی عزت و احترام کو مدنظر رکھا۔ جب خدا کا مامور اور مرسل ایسے دشمن رشتہ داروں سے جس طرح آپ کے بدخواہ تھے حسن سلوک کرتے ہیں امداد کرتے ہیں۔ ان کی ضرورتیں پوری کرنے میں دریغ نہیں کرتا بلکہ وسیع حوصلہ کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا معاملہ کرتا ہے تو ایسے رشتہ داروں کے ساتھ جو غربت۔ تنگدستی یا کسی وجہ سے محتاج ہوں اور خیرخواہ ہوں اور ہمدرد ہوں ان سے تو بدرجہ اولیٰ سلوک کرنا ضروری اور لابدی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو اپنے عزیزوں، رشتہ داروں سے لاپرواہی کا معاملہ کرتا اور غیروں سے بڑھ چڑھ کر محبت و پیار کی پینگیں بڑھاتا اور ان پر بے دریغ خرچ کرتا اور اپنوں کو تنگدست رکھتا ہے وہ کوئی اعلیٰ اخلاق کا انسان نہیں۔ اپنوں کو نظرانداز کرنا بالفاظ دیگر احساس کمتری کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اپنے فضل سے یہ توفیق نصیب کرے کہ وہ صلہ رحمی کی اہم اور بنیادی خوبی کو جو حسین معاشرہ کے قیام کے لئے ضروری ہے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کی تعمیل میں اپنانے والا ہو۔ آمین

خدام کے سالانہ مرکزی امتحانات

امسال خدام کے مرکزی سالانہ امتحانات انشاء اللہ العزیز ۱۲ اگست کو منعقد ہوں گے۔ قائدین کرام ابھی سے خدام کو امتحانات کی تیاری شروع کروا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

۱۔ محترم سید محمد لطیف شاہ صاحب سابق انسپکٹر بیت المال عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ صاحب فراش ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (مختار احمد ہاشمی ربوہ)

۲۔ میرے ماموں مکرم عبد القدیر صاحب کو تین دن سے سخت بخار ہے احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبشر احمد ڈیرہ غازیخان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتائج امتحانات دینیات سالانہ جامعہ نصرت

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

ہر سال جامعہ کی زیر نگرانی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کی طرف سے دینیات کے امتحان منعقد کئے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نصاب کے امتحان میں اوّل آنے والی طالبات کو حضور ایدہ اللہ کی طرف سے ایک سال کی فیس کے برابر رقم بطور انعام ملتی ہے۔ نظارت تعلیم کے مقررہ امتحان میں اوّل آنے والی الیف اے، بی اے کی طالبات کو لجنہ اماء اللہ "نصرت جہاں طلائی تمغہ" دیتی ہے سال رواں کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں:-

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نصاب میں اوّل انعام مندرجہ ذیل طالبات نے حاصل کیا:-

الیف اے سال اوّل میں	نصرت خورشید بنت شیخ خورشید احمد صاحب نائب مدیر الفضل	۱۳۷/۱۵۰
" سال دوم "	عذرا نذیر بنت نذیر احمد صاحب	۱۴۲/۱۵۰
بی اے سال اوّل میں	فریدہ بشیر بنت بشیر احمد صاحب مرحوم	۱۴۲/۱۵۰
" سال دوم "	بشرہ پروین بنت قریشی عبدالغنی صاحب	۱۴۳/۱۵۰

نظارت تعلیم کے مقرر کردہ امتحان میں مندرجہ ذیل اوّل رہیں:-

الیف اے سال اوّل میں	نصرت خورشید بنت شیخ خورشید احمد صاحب	۱۷۹/۲۰۰
" سال دوم "	امۃ الرفیق طاہرہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب	۱۸۴/۲۰۰
بی اے سال اوّل میں	فریدہ بشیر بنت بشیر احمد مرحوم	۱۸۶/۲۰۰
" سال دوم "	بشریٰ شاہدہ بنت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	۱۹۲/۲۰۰

نصرت جہاں طلائی تمغہ کی حقدار الیف اے کی طالبات میں
امۃ الرفیق طاہرہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب
اور بی اے میں بشریٰ شاہدہ بنت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب قرار پائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے والدین اور جامعہ نصرت کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ محترم میاں محمد عالم صاحب کا جنازہ لندن سے ربوہ پہنچ گیا

نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین

ربوہ ۲۶ احسان۔ کل مورخہ ۲۵ احسان کو سابق مبلغ نائیجیریا مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد واقف زندگی، اور مکرم محمد اسلم صاحب جاوید لندن کی والدہ ماجدہ اور محترم میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کی اہلیہ محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز لندن سے لاہور پہنچا جہاں سے اسے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ مرحومہ گزشتہ اڑھائی ماہ سے اپنے خاوند محترم کے ہمراہ وقفِ عارضی کے سلسلہ میں لندن میں مقیم تھیں۔ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد ۱۶ جون کو آپ لندن میں وفات پا گئی تھیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹ نبوت/نومبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے ۱۷ ویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے

۱۷-۱۸-۱۹ نبوت/نومبر ۱۳۵۱ ہش ۱۹۷۲ء

بروز جمعہ ہفتہ اتوار

کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۶ جون۔ صدر بھٹو نے کہا ہے کہ دنیا کی کوئی عظیم ترین قوت بھی مجھ پر دباؤ نہیں ڈال سکتی۔ کیونکہ خداوند برتر و بالا میرے ساتھ ہے اور وہ تمام ارضی قوتوں سے بڑی قوت ہے۔ صدر نے ان خیالات کا اظہار ایک نامہ نگار کے سوال کے جواب میں کیا جس نے پوچھا تھا کہ کیا ان پر کوئی غیر ملکی دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ بھارت کی صلح کی تمام شرطیں منظور کر لیں۔ صدر بھٹو نے غیر مبہم الفاظ میں کہا کہ میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہوں جو کسی بڑی طاقت کے بھڑکے میں آ جاؤں۔ صدر نے مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کے بارے میں کہا کہ عوام کو زیادہ خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے کیونکہ نازک مسائل ایک آدھ ملاقات سے ہی حل نہیں ہوا کرتے۔ ایسے معاملات تو قدم بہ قدم طے کئے جاتے ہیں۔

لاہور ۲۶ جون۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ملک معراج خالد نے آج ایک مراسلہ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کو ارسال کیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ عدالتوں اور دفاتر میں اردو کو بطور سرکاری زبان استعمال کرنے کے لئے مناسب اقدامات کریں۔ وزیر اعلیٰ نے فائلوں پر سرکاری احکامات اردو ہی میں لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ داخلہ، سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن اور لوکل باڈیز کے دفتروں میں فائلوں پر اردو لکھنے کا طریق رائج ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۶ جون۔ بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے کہا ہے کہ صدر بھٹو سے مذاکرات کے دوران وہ اس بات کی کوشش کریں گی کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ نہ کرنے کا معاہدہ طے پا جائے۔ انہوں نے یہ بات سویڈن اور مشرقی یورپی ممالک کے بارہ روزہ دورہ سے دہلی پہنچنے کے بعد ہوائی اڈے پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے شملہ مذاکرات میں شیخ مجیب کی شمولیت کو خارج از امکان قرار دیا تاہم انہوں نے کہا جنگی قیدیوں سمیت بنگلہ دیش کے متعلق کسی مسئلہ کے بارے میں بنگلہ دیشی رہنماؤں کی عدم موجودگی میں اور ان سے مشورہ کئے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ بعض بیرونی طاقتیں برصغیر میں امن کی بجائے کشیدگی کی فضا برقرار رکھنا چاہتی ہیں۔

لاہور ۲۶ جون۔ آج صوبائی اسمبلی میں وزیر آبپاشی مسٹر محمد انور سمہ نے بجٹ کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ بہاول پور کو مزید پانی مہیا کرنے کے لئے اگلے مہینے کے پہلے ہفتے میں لفٹ اریگیشن سکیم پر عمل شروع ہو جائے گا جس سے بہاول پور میں چار ہزار ایکڑ زمین کے لئے پانی میسر آ سکے گا۔

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۲۵ جون ۱۹۷۲ء کے صفحہ ۳ کے کالم ۴ میں سہو کتابت سے دو جگہ پر انگریزی کا ایک لفظ غلط چھپ گیا ہے اصل لفظ "STAMINA" ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

ھو الشافی
بے بی ٹانک "میں دس سال سے بچوں کو دانت نکالنے کے دوران استعمال کروا رہا ہوں ... اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید پایا ہے ... نہ اسہال آتے ہیں نہ آنکھیں دکھتی ہیں۔ عام صحت بھی معمول کے مطابق رہتی ہے دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں"
تحریر چوہدری رشید علی صاحب ٹیچر ہائی سکول ربوہ
قیمت فی شیشی ۲/- ۳ کورس ۱/۲۵
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ)

نیلام عام
(بابت آمدگی ٹیکس روڈی بجری وغیرہ بلدیہ ربوہ)
بلدیہ ربوہ اپنا بابت آمدگی ٹیکس روڈی بجری وغیرہ از یکم جولائی ۱۹۷۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۷۳ء مورخہ ۳۰/۶/۷۲ بوقت ۵ بجے شام بمقام ٹاؤن ہال ربوہ نیلام عام میں ٹھیکہ پر دے رہی ہے خواہشمند کے لئے نادر موقعہ ہے۔ شرائط نیلام دوران اوقات کار دفتر بلدیہ سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔
المشتہر چوہدری امتیاز احمد ساہی پی سی ایس اسسٹنٹ کمشنر و ایڈمنسٹریٹر بلدیہ ربوہ ضلع جھنگ
147-1328